

سٹیفن ٹھیک کہہ رہا تھا!

سٹیفن نے اطمینان سے کافی کا کپ میز پر رکھا۔ شدید سردی میں منہ سے گہری سانس باہر نکالی۔ ہوا میں ایک محمد سا گولہ اوپر اٹھنا شروع ہو گیا۔ بوسفورس کے سمندر میں لہریں خاموشی تھیں۔ سوچ کر کہنے لگا، ڈاکٹر، تم پاکستانی، دنیا کی واحد قوم ہو، جو ہر وقت اپنے ملک کی برائی کرتے رہتے ہو۔ امریکہ اور اپنے ملک پڑھاتے ہوئے مجھے چالیس برس گزر چکے ہیں۔ خرابیاں دنیا کے ہر ملک میں اور بہت زیادہ ہیں۔ مگر آج تک، کسی امریکی یا ترک کو اپنے ملک کو گالی نکالتے نہیں سنایا۔ یہ بھی نہیں دیکھا کہ اپنے ملک کے جواز کے خلاف بحث میں حصہ لے رہا ہو۔ اپنے طلن کی بے عزتی میں خود شریک کا رہو۔ ہر ملک میں اپنی اپنی مخصوص خرابیاں موجود ہوتی ہیں۔ مگر انکے شہری یہ بھی نہیں کہتے کہ یہ دیکھو، ہمارا ملک تو برباد ہو گیا۔ اس نے کیا خاک ترقی کرنی ہے۔ یہاں تو ہر چیز بگڑی ہوتی ہے۔ پتہ نہیں۔ یہ کیسے وجود میں آ گیا تھا۔

مکمل خاموشی سے سٹیفن کی باتیں سن رہا تھا۔ ٹھنڈے تخت پانی کے گلاس کو آہستہ آہستہ پیتے ہوئے، سٹیفن سے پوچھا کہ تم کہنا کیا چاہتے ہو۔ اگر ایک ملک میں خرابیاں ہیں تو بیان کرنے میں کیا حرج ہے۔ آخر خرابیوں کو سب کے سامنے لانا بھی تو ضروری عمل ہے۔ کیفے کے باہر بیٹھے ہوئے تھے۔ اردو گردشہ دسرا دسرا تھی۔ سٹیفن کا لے رنگ کالمبا کوٹ پہن کر بیٹھا ہوا تھا۔ سٹیفن میرا زیادہ پرانا دوست نہیں ہے۔ حادثاتی طور پر واقفیت ہوتی۔ پھر کتابوں نے ہمیں ایک دوسرے کے ذہنی طور پر قریب کر دیا۔ سٹیفن بنیادی طور پر استاد ہے۔ انگریزی، فرنچ اور ہسپانوی زبان کا ماہر۔ طویل عرصے سے سوشیالوجی پڑھار ہا ہے۔ ذہین اور وسیع المطالعہ انسان ہے۔ اسکی باتیں سننا چاہتا تھا۔ کافی کا ایک کپ منگوایا اور اس میں نکلنے والی بھاپ کو دیکھنے لگا۔ ڈاکٹر، تم لوگوں نے دراصل تکلیف دیکھی نہیں ہے۔ برصغیر کی تقسیم کے وقت بارہ لاکھ بندے مارے گئے۔ بہت ظلم ہوا۔ نہیں ہونا چاہیے تھا۔ مگر، ہم لوگوں نے لاکھوں نہیں، کروڑوں لوگ کیڑے کروڑوں کی طرح مرتے دیکھے۔ تم نے قحط نہیں دیکھا۔ تم نے روئی نہ ملنے پر فسادات بھی نہیں دیکھے۔ تم نے ذہن کو آزاد کرنے کی قیمت ادا کرنے میں بھی بجلی کا ساتھ دیا۔ یورپ میں دوسری جنگِ عظیم میں سات کروڑ مرد، خواتین اور بچے مارے گئے۔ تین کروڑ افراد جنگ کی بدولت نہیں، بلکہ جنگ کی بدولت پیدا ہونے والے قحط اور بیماریوں کا شکار ہو گئے۔ یہ صرف ایک جنگ کی بات کر رہا ہو۔ اور ہاں، تمہاری تاریخ بھی مکمل طور پر غلط طرز کی ہے۔ تمہیں آزادی، ہٹلر نے دلوائی تھی۔ اگر برطانیہ، دوسری جنگِ عظیم میں دیوالیہ نہ ہوتا اور اسکی طاقت کم نہ ہو جاتی تو تم لوگ آج بھی برطانیہ کی کالونی ہوتے۔ دعا دو، ان مغربی طاقتوں کو، جن میں طاقت کے عدم توازن نے تمہیں آزادی دلوادی ہے۔ میں مکمل طور پر خاموش ہو گیا۔ سٹیفن یہ تم کیا باتیں کر رہے ہو۔ سٹیفن بولتا رہا۔ ہمیں تباہی کے بعد معلوم ہوا کہ اپنا آزاد ملک کتنی بڑی نعمت ہے۔ ہم نے مکمل طور پر برباد ہو کر اس حقیقت کو پہچانا کر نہیں۔ ہم اب ہر قیمت پر ترقی کریں گے اور ترقی کر کے دکھائی۔ تم لوگوں نے نہ اپنی آزادی سے فائدہ اٹھایا، نہ ہی اپنے ملک کو عظیم بنانے کی کوشش کی۔ بلکہ اسکے متضاد، تم لوگ ہر وقت اپنے ملک کی برائی کرنے میں مصروف رہتے ہو۔ میں جس بھی پاکستانی سے بات کرتا ہوں۔ اگر وہ دس جملے بولتا ہے تو اس میں سے

کم از کم چار پانچ جملے اپنے ملک کے خلاف ہوتے ہیں۔ سٹینفن کہنے لگا کہ تم لوگوں کے اندر ایک بہت بڑی کمزوری ہے کہ اپنے ملک کی خوبیاں پر توجہ نہیں دیتے۔ آج تک ایک بھی ایسا پاکستانی نہیں ملا جس نے اپنے ملک کی مثالی خوبیاں اور کامیابیاں بیان کی ہوں۔ حالانکہ تمہارے ملک میں آن گنت خوبیاں ہیں۔ بلکہ خوبیاں، خرابیوں سے کہیں زیادہ ہیں۔ میں خاموش ہو گیا۔ یہ سٹینفن کیا سچ بول رہا ہے۔ سوچنے پر مجبور ہو گیا۔ سوچتے دیکھ کر سٹینفن ہنسنے لگا۔ ڈاکٹر، کیا سوچ رہے ہو۔ جاؤ، ہو ٹل واپس جاؤ۔ اپنے ملک کے متعلق حقائق پڑھو۔ پھر کبھی موقعہ ملا تو بات کریں گے۔

میں اور سٹینفن اٹھئے۔ وہ اپنے ہو ٹل واپس چلا گیا۔ مگر میں، اسی کیفیت کے باہر بیٹھا رہا۔ ذہن میں ایک خیال، فضائیں کسی پرندے کے چکر لگانے کی طرح، بار بار پرواز کر رہا تھا۔ تم لوگ، اپنے ملک کی خوبیوں پر غور نہیں کرتے۔ سٹینفن کی بات، لگتا تھا کہ سامنے آہستہ آہستہ چلنے والی لہروں پر بھی لکھی ہوئی تھی۔ تم لوگ اپنے ملک کی صرف اور صرف برا بیاں کرتے ہو۔ بد تعریفی کرتے ہو۔ یقین فرمائیے کہ سمندر کی ہر لہر سے اسی طرح کی آواز گونجنے لگی۔ خاموشی سے اٹھا۔ بل کے پیسے دیے اور کمرے میں آ کر لیٹ گیا۔ رات کی گفتگو کو خواب میں بھی دیکھتا رہا۔ اگلے دن واپسی کی فلاٹ تھی۔ واپس آ کر پاکستان کو ثابت انداز سے پڑھنے کی کوشش کی۔ حیرت انگیز خوشگوار پہلو سامنے آنے لگے۔ ایک جہان حیرت کھلا اور شد رہ گیا۔

یورپین بنس ایڈمنیٹریشن اسٹیٹیوٹ نے ایک سروے کروایا ہے۔ اس میں ایک سو چھپس ملکوں کے شہریوں کے متعلق تمام جزئیات اکٹھی کی گئی ہیں۔ مختلف ممالک کے لوگ، عقل و دلش میں کیسے ہیں۔ درست موقع ملنے پر ان میں نئی بات کہنے اور سمجھنے کی استطاعت کتنی ہے۔ دیگر ممالک کے مقابلے میں یہ لوگ کندہ ہن ہیں یا بہتر ہیں۔ کیا آپ یقین فرمائیں گے۔ کہ پاکستانی، ذہانت میں دنیا میں چوتھے نمبر پر ہیں۔ غیر متعصباً تحقیق نے ثابت کیا ہے کہ ہم لوگ دنیا کے چوتھے ذہین ترین لوگ ہیں۔ اسی تحقیق میں درج ہے کہ پاکستانی بچے، اے اور اولیوں کے امتحانات میں تمام دنیا کے بچوں سے بہتر نمبر حاصل کرتے ہیں۔ انکے بنائے ہوئے ریکارڈ دنیا میں کسی بھی ملک کے بچے آج تک نہیں توڑ سکے۔ یعنی اگر اس زاویہ سے دیکھا جائے تو ہمارے بچے اور بچیاں، دنیا میں ذہین ترین سطح پر ہیں۔ عام لوگ اس قدر ذہین ہیں اور دنیا میں چوتھے نمبر پر ہیں تو ہمارے طلباء اور طالبات تو اول نمبر پر ہیں۔ اتنی ذہین قوم اور اس قدر ذہین بچوں کے ہوتے ہوئے، فکر کی کیا بات ہے۔ خیر میرے لیے یہ سب کچھ ایک بے حد خوشی کا مقام تھا۔

اگلی بات پر چونک کر رہ گیا۔ دنیا میں خیر پاکستانی ڈاکٹر، اول نمبر پر موجود تو ہیں۔ مگر پاکستان دنیا کا وہ ساتواں ملک ہے، جسکے سائنسدان اور انجینئر دنیا میں حد درجہ کا میابی سے کام کر رہے ہیں۔ یعنی ہمارا سائنسی دانشوروں کا مجموعہ، دنیا کے تمام ممالک سے کافی آگے ہے۔ ہمارے سائنسدان اور انجینئر پوری دنیا میں اپنی قابلیت اور اہلیت کے جھنڈے گاڑ رہے ہیں۔ اس دوڑ میں دنیا کے صرف چھ ملک ہم سے زیادہ ہیں۔ یہ درست ہے کہ اسے "برین ڈرین" بھی کہا جاسکتا ہے۔ مگر ہمارے ماہرین جہاں بھی ہیں۔ انکا ملک سے محبت کا جذبہ لا جواب ہے۔ مجھے اس بات پر مکمل یقین ہے کہ اگر ہمارے اپنے ملک میں بہترین موقع ہوں تو یہ لوگ جلدی سے واپس آ کر اپنے ملک کو بھی ترقی کی اوچ ٹریا پر پہنچا سکتے ہیں۔ ویسے ستر برس کے بعد، ہمارے ملک میں ترقی کے آثار پیدا ہو رہے ہیں۔ انشاء اللہ، ترقی

تو ہو کر رہے گی۔ اتنے لاکن لوگوں کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔

ہاں، ایک انتہائی خوبصورت اور دلچسپ بات۔ پاکستان کے قومی ترانے کی دھن پوری دنیا کے قومی دھنوں میں اول نمبر پر ہے۔ یعنی پوری دنیا کے ممالک کی قومی ترانوں کی دھنوں میں، ہم صفت اول پر ہیں۔ مجھے اس بات کا بالکل پتہ نہیں تھا۔ آج تک کسی نے ذکر تک نہیں کیا تھا۔ جب یہ بات پڑھی، تو انٹرنیٹ پر جا کر بار بار تصدیق کی۔ جیران کن حقیقت یہ ہے کہ واقعی قومی ترانوں کی دھنوں میں "پاک سرز مین شاد باد" کی دھن اول نمبر پر ہے۔ تعجب ایک اور بات پڑھی ہے کہ اسکا تذکرہ ہم ہر جگہ کیوں نہیں کرتے۔ اپنی نوجوان نسل کو بتاتے کیوں نہیں کہ دیکھو، یہ اعزاز بھی ہمارے پاس موجود ہے۔ صاحبان! یہ ہرگز ہرگز کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ اس پر ہمیں فخر ہونا چاہیے۔

روزانہ سیاسی جو کروں کی نوک جھوک والی باتیں سن کر ایسا لگتا ہے کہ ہماری معیشت بس اب ڈوبی کہ اب۔ معیشت خراب ہے، خراب ہے۔ اسے برباد کر دیا گیا ہے۔ چلیے یہ بات کسی حد تک درست بھی ہے کہ ہمارے چند قائدین نے ہمارے ملک کے مالی وسائل کو اپنی فلاح کیلئے استعمال کیا ہے۔ حد رجھ کر پشن کی گئی ہے۔ ان منصب داروں اور سیاستدانوں کو سزا ضرور ملنی چاہیے بلکہ ملے گی۔ مگر کیا آپ جاننا چاہیں گے کہ تمام تر مسائل کے باوجود، پاکستان کی قومی معیشت، دنیا کی چھبیسویں بڑی معیشت ہے۔ یعنی بگاڑ، کرپشن اور مہیب لوٹ مار کے باوجود قوی معیشت دنیا کے پہلے بڑے تیس ممالک کی فہرست میں ہے۔ ایک اور عرض، ہماری ٹیک مار کیٹ، دنیا میں دوسرے نمبر پر ہے۔ یعنی بہترین کار کردگی کے حوالے سے ٹیک ایکسچنچ کمال حد تک متھک ہے۔ دوسرے نمبر پر ہونا، ہرگز ہرگز کمزور بات نہیں ہے۔ یہ بھی درست ہے کہ اس میں پچیدہ مسائل بھی ہیں۔ مگر انکے باوجود، ٹیک مار کیٹ کا دوسرے نمبر پر قائم رہنا قابلِ عزت بات ہے۔

ذرادل تھام کر بیٹھیے۔ نجی شعبے میں ایمبو لینس کانٹری ورک پاکستان کی شان ہے۔ اس میں ہم پہلے نمبر پر ہیں۔ ایڈھی ایمبو لینس سروس، پوری دنیا میں سب سے بڑی ایمبو لینس سروس ہے۔ اٹھارہ سو سے زائد ایمبو لینسیں ہر وقت لوگوں کی خدمت کیلئے مصروف کار ہیں۔ یہ اعزاز دنیا کے کسی ملک کے پاس نہیں ہے۔ امریکہ اور یورپ کے اندر بھی اتنا وسیع نیٹ ورک موجود نہیں ہے۔ عبد الاستار ایڈھی نے وہ عظیم کام سرانجام دیا ہے، جسکی مثال کم از کم اس دنیا میں نہیں ملتی۔ اٹھارہ سو سے زائد ایمبو لینسیں کام موجود ہونا، بذاتِ خود ایک حیرت انگیز بات ہے۔ ایڈھی سروس کے علاوہ تمام شہروں میں نجی شعبے میں مریضوں کی بروقت سہولت کیلئے سینکڑوں ایمبو لینسیں موجود ہیں۔ ان میں سے اکثریت انتہائی کم معاوضہ پر کام کر رہی ہیں۔ اسکا ایک اور مطلب بھی ہے۔ ہم لوگ، دوسروں کی مدد کرنے کے ثابت جذبے سے مالا مال ہیں۔ یہ بھی ٹھیک بات ہے کہ ملک میں دھوکہ دہی، فراڈ اور زیادتی بھی بہت ہے۔ مگر دوسروں کی مدد کرنے کا رجحان، ان منفی معاملات سے بہت اوپر ہے۔

کیا آپ یقین فرمائیں گے۔ تعلیم کے شعبے میں پاکستان نے محیر العقول ترقی کی ہے۔ پاکستانی میں شرح خواندگی کے بڑھنے کی شرح دوسوچپاس فیصلہ ہے۔ تیسری دنیا میں کوئی ایسا ملک نہیں ہے جس میں خواندگی، اس تیزی سے پھل پھول رہی ہو۔ یہ بھی درست ہے کہ

آبادی کے بڑھتے ہوئے سیلا ب میں یہ اضافہ صرف اور صرف دو سے ڈھائی فیصد تک نہ موسپا سکا ہے۔ مگر دوسوچا س فیصد بڑھنے کی شرح بے حد حوصلہ افزایش ہے۔ اور بھی کئی پہلو میں جن میں پاکستان نے بے مثال ترقی کی ہے۔ جیسے انٹرنیٹ کے پھیلاؤ میں ہم دنیا میں چوتھے نمبر پر ہیں۔ مائیکروسافت ماہرین میں دنیا میں سب سے کم عمر پچھے بھی پاکستانی ہیں۔ تمام جزئیات ایک کالم میں پرونا ناممکن ہے۔ مگر سٹیفین بالکل ٹھیک کہہ رہا ہے۔ ہم اپنے ملک کی خوبیوں پر کبھی توجہ نہیں دیتے۔ ہمیشہ شکوه شکایت کرنے میں مصروف رہتے ہیں۔ سٹیفین کی بات میرے دل کو گلی ہے!

راوِ منظر حیات